

# ماہِ رمضان: تقاضے اور کوتاہیاں

سلیم شاکر

ہر سال ہماری زندگی میں رمضان المبارک کا مہینہ آتا ہے اور چلا جاتا ہے لیکن ہماری حالت میں کوئی خاص تبدیلی نہیں آتی۔ کیا ہم لوگوں نے اس پر کبھی غور کیا ہے کہ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ یہ اس لیے کہ ہم روزے کے اصل مقصد کو نہیں جانتے اور رمضان المبارک کی فضیلتوں سے نا آشنا ہیں جس کی وجہ سے ہم روزے تو رکھتے چلے جاتے ہیں مگر تقویٰ ہمارے اندر پیدا نہیں ہوتا۔ ماہِ رمضان میں مسجدیں اتنی بھری ہوتی ہیں کہ دیر سے آنے والے نمازیوں کو مسجد میں جگہ نہیں ملتی، جب کہ اس مہینے سے پہلے اور بعد میں مسجدوں میں مشکل سے دو یا تین صفوں کے نمازی ہوتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے عبادات کو صرف رمضان تک ہی محدود کر رکھا ہے جو کہ درست نہیں ہے۔ ہماری ان کوتاہیوں کی کئی وجوہات ہیں جن میں چند بڑی کوتاہیوں کا ہم یہاں ذکر کریں گے۔

روزے کے مقصد سے لاپرواہی

روزے کا مقصد تقویٰ پیدا کرنا ہے جیسا کہ سورہ بقرہ کی آیت ۱۸۳ میں بیان ہوا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿۱۸۳﴾، اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جیسے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

تقویٰ اصل میں اللہ کی مرضی کے مطابق زندگی گزارنے، ممنوعات سے بچنے اور احکامِ الہی پر عمل کرنے کا نام ہے۔ روزے سے خواہشاتِ نفسانی کو قابو میں رکھنے کا ملکہ پیدا ہوتا ہے اور یہی تقویٰ کی بنیاد ہے۔ اگر ہم روزے کے اس مقصد کو سمجھیں اور جو قوت اور طاقت روزہ دینا ہے اس کو اپنانے کے لیے تیار ہو جائیں اور روزے کے ذریعے اپنے اندر اللہ کا خوف اور نبی کی اتباع کا

جذبہ پیدا کر لیں، تو جو تقویٰ پیدا ہوتا ہے وہ صرف رمضان المبارک ہی میں نہیں بلکہ باقی گیارہ مہینوں میں بھی باقی رہے گا۔ روزوں کے اہتمام کے باوجود کسی کی زندگی میں تقویٰ نہ پیدا ہو سکے تو ایسے روزہ داروں کو سوائے بھوک اور پیاس کے کچھ نہیں ملتا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس شخص نے ایمانی کیفیت کے ساتھ اور اجرِ آخرت کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے تو اللہ اس کے گناہوں کو معاف کر دے گا جو پہلے ہو چکے ہیں۔ جس نے رمضان کی راتوں میں ایمانی کیفیت اور اجرِ آخرت کی نیت کے ساتھ نمازیں پڑھیں تو اس کے ان گناہوں کو اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا جو پہلے ہو چکے ہیں۔“ اس حدیث کی رو سے ہم پر واجب ہوتا ہے کہ رمضان کے مبارک مہینے میں ایک لمحہ کے لیے بھی اللہ کی بندگی و اطاعت اور عبادات سے غافل نہ ہوں۔

#### گناہوں کے بارے میں غفلت

احادیث میں صراحت سے فرمایا گیا ہے کہ روزہ محض کھانے پینے سے رُکے رہنے اور گناہ کے کام کرتے رہنے کا نام نہیں ہے۔ ایسے شخص کو بھوک اور پیاس کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ ہمیں چاہیے کہ روزہ کی حالت میں شریعت کے احکام کی پابندی کے ساتھ ساتھ اپنے سارے اعضا کو بھی اپنے قابو میں رکھیں۔ مثلاً آنکھ کا روزہ یہ ہوگا کہ کسی غیر شرعی چیز یا کسی حرام چیز یا منظر کو نہ دیکھیں۔ کان کا روزہ یہ ہے کہ بری باتیں سننے سے رکیں۔ زبان کا روزہ یہ ہے کہ زبان سے کوئی فحش کلامی یا گالی گلوچ نہ کریں۔ دیگر اعضا کا روزہ یہ ہے کہ ان کو ہر گناہ سے روکے رکھیں۔

انھی اعضا میں ہماری زبان بھی ہے۔ حالاں کہ یہ جسم کا ایک چھوٹا سا عضو ہے لیکن اس سے بڑے بڑے گناہ سرزد ہوتے ہیں، جیسے جھوٹ، غیبت، چغلی، کسی کی تحقیر، لالچی باتیں وغیرہ۔ آج ہماری زبان سے جو باتیں نکلتی ہیں قیامت کے دن ان کا حساب دینا پڑے گا۔ سورہ نور کی آیت ۲۴ میں بیان ہوا ہے: **يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ** ﴿۲۴﴾ ”اس دن جس دن ان کی زبانیں، ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان کے سامنے ان کے اعمال کی گواہی دیں گے کہ وہ جو کچھ کرتے رہے تھے۔“

زبان کے استعمال کے حوالے سے ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: روزہ ڈھال

ہے، جب تم میں سے کوئی روزہ سے ہو تو وہ نہ گالی گلوچ کرے اور نہ شور و ہنگامہ ہی مچائے۔ اگر کوئی اس کے ساتھ گالی گلوچ کرے یا جھگڑا کرے تو وہ کہے کہ میں روزہ سے ہوں (متفق علیہ)۔ جو شخص روزے سے ہو تو وہ بخش باتیں نہ کرے (بخاری، جلد اول، ص ۲۵۵)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے روزہ رکھنے کے باوجود جھوٹ بات کہنا اور اس پر عمل کرنا نہیں چھوڑا تو اللہ کو اس سے کوئی دل چسپی نہیں کہ وہ بھوکا اور پیاسا رہتا ہے۔“

### قیمتی وقت کا غلط استعمال

اکثر لوگ رمضان کے مہینہ کو کھانے پینے کا مہینہ سمجھتے ہیں۔ سارا دن روزہ رکھ کر جب افطار کرتے ہیں تو ضرورت سے زیادہ کھا لیتے ہیں جس سے تراویح کی نماز ادا کرنے میں سستی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ مرد حضرات کا اکثر وقت بازاروں میں کھانے پینے کی چیزیں خریدنے اور عورتوں کا ان کو پکانے میں صرف ہوتا ہے۔ اس طریقے سے روزہ کے دوران عبادات کا موقع بہت کم ملتا ہے اور لوگ روزہ کی برکات سے محروم رہ جاتے ہیں۔

جن لوگوں کو بھوکے رہنے کی عادت نہیں ہوتی یا جو مسلسل سگریٹ نوشی کے عادی ہوتے ہیں، ان کے لیے رمضان المبارک کے روزے رکھنا بہت ہی دشوار ہو جاتا ہے۔ ایسے میں یہ لوگ ایسے مشغلے اختیار کر لیتے ہیں جو روزے کے ثواب کے بجائے روزے کو خراب کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ کچھ لوگ اپنا سارا وقت سو کر گزار لیتے ہیں، یعنی سحری کھا کر سارا دن سوتے رہتے ہیں، صرف اٹھ کر نماز ادا کر لیتے ہیں اور مغرب کے وقت اٹھ کر افطار کر لیتے ہیں۔ اس طریقے سے انہیں بھوک کا احساس نہیں ہوتا، تاہم روزہ کا بنیادی مقصد فوت ہو جاتا ہے۔

کچھ حضرات وقت گزاری کے لیے عبادات میں وقت صرف کرنے کے بجائے ٹی وی سیریل یا فلمیں دیکھنے کا سہارا لیتے ہیں۔ اول تو یہ کہ غیر شرعی قسم کے ٹی وی سیریل اور فلمیں دیکھنا عام دنوں میں حرام ہے، پھر رمضان المبارک میں یہ کیسے حلال ہو سکتا ہے؟

کچھ حضرات اپنے دوستوں کو گھر بلا لیتے ہیں اور تاش کھیلنے یا شیخیاں بگھارنے میں وقت گزار لیتے ہیں۔ تاش کھیلنا یعنی فعل ہے اور ان کی شیخیوں میں جھوٹ اور غیبت جیسے گناہ کبیرہ شامل ہوتے ہیں۔ اپنی وقت گزاری کے اس مرحلے میں یہ حضرات ثواب کمانے کے بجائے الٹا گناہ کبیرہ

کے مستحق ہو جاتے ہیں، جب کہ روزہ ہماری روحانی اور اخلاقی بیماریوں اور خرابیوں کا موثر علاج ہے۔ موجودہ وقت کی بہت بڑی بیماری یعنی موبائل فون اور سوشل میڈیا پر وقت ضائع کرنا بھی رمضان کے نہایت قیمتی لمحات کی ناقدری ہے۔ بعض لوگ تو اعکاف کی زریں ساعتیں بھی ان کی نذر کر دیتے ہیں، اور انھیں احساس تک نہیں ہوتا کہ وہ اپنا کتنا بڑا نقصان کر رہے ہیں۔

### بے مقصد دعوتیں اور پارٹیاں

اکثر لوگ اپنے دوست احباب کو افطار کے لیے مدعو کرتے ہیں۔ رمضان میں افطار کرنا ثواب کا کام ہے، لیکن اس کا بنیادی مقصد غریبوں اور مسکینوں کو کھلانا ہے تاکہ انھیں بھی روزہ رکھنے میں آسانی ہو۔ حضرت زید بن خالد جہنیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کروایا اس کو اتنا ہی اجر ملے گا جتنا اس روزہ دار کو ملے گا بغیر اس کے کہ روزہ دار کے اجر میں سے کچھ کم ہو (ترمذی)۔ اس لیے غریب پڑوسی، رشتہ دار یا دوست کو افطار کرنا ثواب کا کام ہے۔

مگر افطار کرانے کا اصل مقصد فراموش ہوتا دکھائی دیتا ہے۔ عام طور پر ان دعوتوں میں ایسے لوگوں کو مدعو کیا جاتا ہے جو صاحب حیثیت ہوتے ہیں اور جن کے پاس ضرورت سے زیادہ مال و اسباب ہوتا ہے۔ ان پارٹیوں میں افطار کے وقت تذکیر و دعا کے بجائے آپس میں ہنسی مذاق اور گپ شپ ہوتی ہے۔ دعا و تسبیح یا اللہ اور رسول کا کوئی ذکر نہیں ہوتا۔

### آخری عشرے کی ناقدری

رمضان المبارک کا آخری عشرہ دوزخ کی آگ سے نجات کا ذریعہ ہے۔ اس عشرے میں عبادات کا زیادہ اہتمام ہونا چاہیے۔ اس عشرے میں ایک رات ایسی بھی ہوتی ہے جسے شب قدر کہتے ہیں۔ اس عشرے کی راتوں میں عبادت کا بہت ثواب ہے، اس لیے ان راتوں کو ضائع کرنا بڑے گھائے کی بات ہے۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بیدار رہتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے (کہ اٹھ کر عبادت کریں) اور عبادت میں بہت کوشش فرماتے اور اس کے لیے کمر ہمت باندھ لیتے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: جس نے لیلۃ القدر میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے گذشتہ تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ رمضان کی راتوں میں لوگ مسجدوں کو چھوڑ کر اپنے اہل و عیال کے ساتھ عید کے کپڑے اور سامان خریدنے کے لیے گھومتے رہتے ہیں اور عبادتوں سے غافل اور لاپرواہ ہو جاتے ہیں۔ اس طرح وقت برباد کرنا آخری عشرے کی فضیلتوں سے محروم ہونے کا سبب بنتا ہے۔

### نوجوانوں کا اُباہلی پن

تمام لوگوں کی طرح بچوں اور نوجوانوں میں بھی یہی کوشش ہونی چاہیے کہ اس ماہ کی برکتوں سے خوب فیض یاب ہوں۔ رمضان المبارک بچوں اور نوجوانوں کے لیے ایک روحانی تربیت کا مہینہ ہے۔ والدین کی بنیادی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی اولاد کی صحیح تربیت کرتے وقت روزہ کے مقصد کو اجاگر کریں۔ مگر مشاہدے میں آیا ہے کہ بعض نوجوان روزہ رکھنے کے بعد مزاجی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ انتہائی معمولی باتوں پر دوسروں سے جھگڑ پڑتے ہیں۔ ان کے مزاج میں چڑچڑاہٹ پیدا ہو جاتی ہے، جب کہ روزہ تو نام ہی صبر و برداشت کا ہے۔ کچھ نوجوان تو صبح سے شام تک پورا دن سو کر گزارتے ہیں جس سے ان کا روزہ بے مقصد ہو جاتا ہے۔

بعض نوجوان روزے کی حالت میں بھی ڈرامے، فلمیں دیکھنے اور موبائل فون اور سوشل میڈیا پر فضول باتوں میں اپنا وقت برباد کرنے سے باز نہیں آتے۔ اکثر نوجوان تراویح کی نماز کے لیے مسجد میں تو آ جاتے ہیں مگر نماز میں شامل ہونے کے بجائے گپ شپ میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ ان کے والدین ان کی اس حرکت سے غافل ہوتے ہیں اور ان کی غلط تربیت کے ذمہ دار بنتے ہیں۔

### کچھ خاص ہدایات

رمضان سے بھرپور فائدہ اٹھانے کے لیے درج ذیل باتوں کا لحاظ ضرور کرنا چاہیے:

رمضان کے مہینے کو روزے رکھنے کے لیے مخصوص کیا گیا ہے اور مسلمانوں کے لیے یہ لازم قرار دیا گیا ہے کہ وہ روزے کے اصل مقصد اللہ کی اطاعت و بندگی کو جانیں اور اس پورے مہینے کے روزے رکھیں۔

جب تک کوئی شرعی عُذر نہ ہو، روزہ نہ چھوڑیں۔ اگر کوئی عُذر ہو تو روزہ چھوڑ دیں اور رمضان کے بعد ان کی قضا کر لیں۔ افطاری اور سحری میں ضرورت کے بقدر کھانا کھائیں۔ حد سے زیادہ کھانے سے پرہیز کریں تاکہ تراویح کی نماز میں کوئی مشکل نہ ہو۔ خواتین کو کھانے پکانے میں زیادہ مصروف نہ رکھیں، تاکہ انہیں بھی کثرت سے عبادت کرنے کا موقع مل سکے۔

روزے کی حالت میں قرآن کریم کی تلاوت کریں، ہر آیت کے معنی اور مطلب کو سمجھیں، اور اس پر سختی سے عمل کریں۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے اذکار سے اپنی زبان کو تر رکھیں۔ احادیث اور اسلامی لٹریچر کا مطالعہ کریں۔ خود بھی اور اپنے اہل و عیال کو بھی رمضان المبارک کی عظمت سے آگاہ کریں۔ گھر میں درس کا بھی اہتمام کریں تاکہ اہل خانہ بھی مستفید ہو سکیں۔ خود بھی اہتمام کریں اور اپنے بچوں کو بھی تاکید کریں کہ وہ تراویح کی نماز پابندی سے ادا کریں۔ گپ شپ اور کھیل کود میں قیمتی وقت کو ضائع نہ کریں۔ اپنے بچوں کو وقتاً فوقتاً رمضان المبارک کی فضیلتوں کی تعلیم دیتے رہیں، تاکہ رمضان کا مقصد اور فوائد ذہن نشین ہو جائیں اور ان کی عاقبت سنور جائے۔

رمضان المبارک میں ہر نیکی کی جزا دس سے سات سو گنا تک ملتی ہے، اس لیے اس مہینے میں انفاق فی سبیل اللہ میں اضافہ کر دیں۔ غریبوں کو کھانا کھلائیں، محتاجوں کی حتی المقدور ضروریات پوری کریں، بیماروں کی تیمارداری کریں، لوگوں کو درس و تدریس یا زبانی گفتگو کے ذریعے ہدایت کی راہ دکھائیں، یتیموں اور بیواؤں کا خیال رکھیں، گھر کے ملازموں کے کاموں میں کمی کریں یا ان کی مدد کریں، مجالس خیر میں شرکت کریں، اہل خانہ کو زیادہ آرام پہنچانے کی کوشش کریں وغیرہ۔ یہ سب کام بے پناہ اجر کا باعث ہوتے ہیں۔ عید کے کپڑوں اور سامان کی خریداری رمضان المبارک کی آمد سے پہلے ہی کر لیں تاکہ اطمینان سے آخری عشرے کی عبادت کا اہتمام کر سکیں۔

اگر ہم ماہ رمضان کے تقاضے سامنے رکھیں اور اپنی کوتاہیوں کے سلسلے میں حساس رہیں، تو ماہ رمضان کی برکتوں سے مالا مال ہو سکیں گے۔